© rasailojaraid.com

جہاد افغانستان اور مولانا سمیع الحق کی خاموش سفارتی مہم

ضبط و تحریر : مولانا عبدالقیوم حقانی

اس صدی کا سب سے بڑا المیہ غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں روس کی بربریت بہمیت اور سفا کی ہے تاہم افغان مجاہدین کی مسلسل جہاد عزم و ہمت شوق شہادت ' جوش ایمان اور بے مثال استقامت نے روس کو ذلیل ترین پسپائی اور افغانستان سے نکل جانے پر مجبور کر دیا ۔ اور الحمداللہ کہ اس جہاد میں مرکز علم دارالعلوم حقانیہ ' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ ان کے تلامذہ اور فضلاء جمعیت علماء اسلام اور اس کے مرکزی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء کا بھی بھرپور حصہ رہا ہے ۔ اور اب جب کہ فتح و انقلاب کا حساس اور نازک ترین مرحلہ قریب آگیا ہے تو " الکفر ملتہ واحدہ " کے پیش نظر سب اس پر متفق ہو گئے کہ وہاں اسلامی انقلاب نہ ابھرنے پائے اور انقلاب کی تکمیل سے پہلے پہلے دینی قوتوں کو مفلوج ' مجاہدین کو منتشر اور ان کے روشن مستقبل کو تاریک بنا دیا جائے ۔ اور پاکستان کی طرح وہاں بھی اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں تھما دیا جائے جو نام تو اسلام کا لیں مگر کام وہی کریں جو طاغوتی طاقتیں ان کے سپرد کر دیں ۔ اب کے نازک ترین اور حساس مرحلہ پر افغان قیادت کی طرح عالم اسلام کی تمام حامی قوتوں بالخصوص پاکستان میں موثر سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والی دینی قوتوں اور سیاسی رہنماؤں کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے چنانچہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے گذشتہ ماہ لندن اور شگاگو میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں کے لئے سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سارقین ختم نبوت کے تعاقب کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کے اہم ترین مسئلہ جہاد افغانستان کے لئے بھی اپنی خاموش سفارتی مہم جاری رکھی ۔ اسی اہم مقصد کے پیش نظر موصوف نے امریکہ کے سفر کا پروگرام بنایا ۔ جہاں انہوں نے امریکن کانگریس اور سینٹ میں ری پبلکن ڈیمو کریٹک پارٹی کے اہم ارکان سینیٹر گارڈن ہمفرے اور کانگریس میں نبیل مکالم اور مسٹر چارلس ولسن سے الگ الگ تفصیلی ملاقاتیں کیں ۔ ان کے علاوہ وہ امریکی وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیا کے نائب وزیر خارجہ مسز شیفر سے بھی ملے ان ملاقاتوں میں مولانا سمیع الحق نے افغانستان کے بارہ میں امریکہ کی بدلتی ہوئی پالیسیوں اور مجاہدین کی راہ میں پیدا کی جانے والی دشواریوں سے انہیں اپنے خدشات اور تشویش سے آگاہ کیا اس صدی کے طویل اور عظیم جہاد اور جنگ آزادی کو سبوتاژ کرنے سے خود امریکہ کے حق میں بھی مستقبل کے بھیانک خطرات سے انہیں آگاہ کیا ۔ پاکستان اور افغانستان کی حساس جغرافیائی پوزیشن کی بنا پر امریکہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ مولانا سمیع الحق نے ان پر واضح کیا کہ پاکستان کا مسئلہ صرف روس کی واپسی نہیں بلکہ تیس لاکھ افغان مہاجرین کو باعزت طور پر واپس جانا اور وہاں کے ان ارکان نے مولانا کا موقف نہایت غور اور دلچسپی سے سنا اور بعض نے خود بھی امریکہ کی ان مبہم پالیسیوں پر تشویش کا اظہار کیا جب کہ بعض ارکان نے امریکی صدر بش کے تازہ موقف کے حوالہ سے مولانا کو یقین دلایا کہ امریکہ کی افغان پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جارہی البتہ بعض لابیاں مشکلات پیدا کر رہی ہیں ۔ انہوں نے مولانا سمیع الحق مدظلہ کو اس بات کا بھی یقین دلایا کہ آپ کے خیالات اور جذبات اور بعض اہم امور کے بارے میں مفید تجاویز سے پارلیمنٹ کو بھی آگاہ کر دیں گے ۔ اس موقع پر وائس آف امریکہ نے پاکستان اور افغانستان کی تازہ صورتحال سے متعلق مولانا سمیع الحق کا ایک اہم انٹرویو بھی نشر کیا ۔

واشنگٹن میں امریکی کانگریس ' سینٹ اور وزارت خارجہ کے ارکان سے جو گفتگو ہوئی ہم ذیل میں اس کے بعض اہم نکات کیسٹوں اور وہاں کے اخبارات سے نقل کر کے نذر قارئین کر رہے ہیں ۔

امریکی وزارت خارجہ ارکان سینٹ و کانگریس سے مولانا سمیع الحق کی گفتگو کے اقتباس

جہاد افغانستان اور افغان مجاہدین کی مساعی اور جنگ آزادی کے متعلق امریکی پالیسی کی تبدیلی انسانی اقدار ' شرافت وحیا ' مروت و ہمدردی اور اب تک کے مواعد عزائم اور افغانیوں کی طویل ترین اور عظیم قربانیوں سے خیانت اور غداری کے مترادف ہے جبکہ امریکہ کو مقاصد جہاد کا پہلے سے علم تھا مگر وہ ساتھ دیتا رہا ۔ اور اب جب کامیابی کا مرحلہ قریب آپہنچا ہے اور مجاہدین ایک حساس اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں ۔ عبوری حکومت تشکیل دی جا چکی ہے مگر امریکہ کا اسے تسلیم نہ کرنا افغانستان کے جہاد حریت ' ان کے نظریہ جنگ اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج اور مقاصد کو تاراج کر دینے کے رسوا ترین اقدام کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا ۔ اس سے دنیا بھر میں امریکہ کی ساکھ کو نقصان پہنچا اس کا وقار اور اعتبار ختم ہوا ۔

امریکہ کو اپنی تازہ ترین پالیسی پر نظرثانی کرنی چاہیے ۔ اور اگر یہی پالیسی رہی تو یقین جانئے امریکی پالیسی سازوں کے غلط اندازے انہیں ایک نئے ایران کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیں گے جو عراق سے نبرد آزما کمزور ایران نہیں بلکہ سپر طاقت کو نہایت ذلت ورسوائی کے ساتھ نکالنے اور عالم اسلام کی بھرپور حمایت رکھنے والا افغانستان ہو گا ۔ اس طرح امریکہ کی سابقہ تمام حمایت اور محنت پر پانی پھر جائے گا ۔ اس سے افغانیوں کا امریکہ کے لئے نرم گوشہ اور محبت نفرت سے تبدیل ہو جائے گی ۔ اور روس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان کے زخموں کو مندمل کرا سکے گا اور وہ بھی روس کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یہ پڑوسی ہیں تھک گئے ہیں اور ان کی روشنی روس سے امریکہ منتقل ہو جائے گی ۔ کہ افغانستان کو ۱۶ کلو میٹر پر ایک آہنی ہمسایہ مل سکتا ہے ۔

•

افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنا ' مستقبل میں ایک مضبوط مستحکم حکومت کے قیام اور استحکام کی ضمانت قرار دیا جا سکتا ہے آزاد اور مستحکم افغانستان اور ایشیا میں امن کے قیام کے لئے پاکستان واحد خطہ ہے جہاں داخلی امن ضروری ہے جب کہ ایران ' عرب دنیا اور ہندوستان کے حالات غیر یقینی ہیں آزاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افغانستان کا قیام اور پاکستان میں استحکام روس کی بکھرنے والی ایمپائر کو سنبھالنے کے لئے ضروری ہے جب کہ اس کے بکھرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔

موجودہ افغان حکومت کو تسلیم کرنے اور مستقبل میں افغان مجاہدین کی حکومت قائم کرنے کے سوا کسی بھی دوسرے متبادل حل کا امکان نہیں۔ افغانی عوام ظاہر شاہ کو اپنا قاتل اور حالیہ روسی بربریت کا اسے ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ باہر سے مسلط کئے جانے والا سیٹ اپ کٹھ پتلی حکومت' افغانیوں کے مزید غیظ و غضب کو دعوت دے گی۔ پھر امریکہ کو اس سے بڑھ کر اپنی قوت اور اسلحہ خرچ کرنا ہو گا جتنا کہ اب روس نجیب حکومت کے تحفظ کے لئے کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلسل خانہ جنگی بھیانک مستقبل اور نہ ختم ہونے والے قتل و خون کا ذمہ دار امریکہ ہو گا۔

ایران اور روس کا قریب بھی امریکہ کی غلط پالیسیوں کے ہاتھوں ہوا اور متبادل افغان حکومت بھی روس کے قریب جائے گی اور یہ سارا نقشہ ہرگز آپ کے حق میں نہیں ہو گا۔

جہاں تک جلال آباد میں جنگ اور مجاہدین کے حملوں کا فوری نتیجہ خیز ثابت ہونے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ افغان مجاہدین نے اس سلسلہ میں کوئی لاف زنی نہیں کی' یہ ساری پیشن گوئیاں واشنگٹن کی تھیں رومانٹیک اعلانات آپ نے کئے ایسے حساس ترین وقت میں اسلحہ کی ترسیل روکنا حد درجہ نامناسب منافقانہ اور مذموم فعل تھا جس کا خود وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے انٹرویو میں بھی اعتراف کیا ہے۔

جلال آباد کی جنگ سے متعلق جہاں تک میرا خیال ہے اور یہ درست بھی ہے اور اس کے کافی قرائن اور شواہد بھی ہیں کہ آپ ہی کے مشورہ اور ہدایات کے بنا پر پلاننگ ہوئی۔ روس بھی چار ہزار بلین ڈالر کے ہتھیار کا اعتراف کر چکا ہے روس کی ۳۶۰۰ فلائٹ کابل پر اتر چکی ہیں کٹھ پتلی افغان حکومت اور روس کی بھرپور مدافعت اور لگاتار ہوائی حملوں کے باوجود افغان مجاہدین پامردی سے ڈٹے رہے۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں استقبالیہ تقریبات اور مسلمانوں کے مختلف اجتماعات سے خطاب

واشنگٹن میں ان اہم ملاقاتوں اور مذاکرات کے علاوہ بھی وہاں کے مسلمانوں کی مختلف سیاسی و سماجی اور دینی تنظیموں کی طرف سے مختلف شہروں میں لے جانے والے استقبالیوں میں شرکت کی۔ مرکزی اسلامک سنٹر آرلنگٹن میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ نیویارک میں بھی استقبالیہ تقریبات میں شرکت کی۔ مولانا سمیع الحق نے ان اجتماعات میں بھی مسلمانون کو امریکہ اور یورپ میں عالم اسلام بالخصوص پاکستان اور جہاد افغانستان کے خلاف سرگرم عمل لابیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کی تلقین کی۔ اور انہیں ملک اور عالم اسلام کے خلاف امریکہ اور برطانیہ میں کی جانے والی سازشوں سے باخبر رہنے اور اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا۔

ویمبلے ہال لندن اور شکاگو میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور برطانیہ کے اہم شہروں کا دورہ اور اجتماعات سے خطاب

جبکہ اس سے قبل حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اکتوبر کے آغاز میں ویمبلے ہال لندن میں پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے علاوہ برمنگھم' شیفلیڈ مانچسٹر اور گلاسکو میں مختلف جلسوں سے خطاب کے دوران اس امر پر زور دیا کہ دنیا بھر میں رہنے والے پاکستانیوں کو اپنے ملک کی نظریاتی سرحدوں اور اسلامی تشخص کے تحفظ کی جدوجہد میں بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔

انہوں نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عالمی استعماری قوتیں پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے اور اسے ایک سیکولر ریاست بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اور ان کی ایجنٹ لابیاں پاکستان میں مسلسل سرگرم عمل ہیں۔ کیمونسٹ اور مغربی طاقتیں دونوں عالم اسلام میں اسلامائزیشن کی ابھرتی ہوئی تحریکات سے خوفزدہ ہیں اور نفاذ اسلام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے لئے سازشیں کر رہی ہیں۔ افغان مجاہدین نے اپنے وطن کی آزادی اور پاکستان کی سالمیت کی جو جنگ چودہ لاکھ کے افغانوں کے ساتھ میدان میں جیتی ہے آج اسے سازشوں کے ساتھ شکست میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ اور اس گھناؤنی سازش میں واشنگٹن' اسلام آباد اور ماسکو کے درمیان خفیہ گٹھ جوڑ ہو چکا ہے۔ ایسے حالات میں یہاں رہنے والے مسلمان اپنے اثر رسوخ تعلقات اور عمل و کردار سے ایک موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح آپ حضرات دیگر علمی و دینی' مذہبی اور تبلیغی امور میں اپنے خلوص و محبت کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں بھی کسی بھی ممکنہ کوشش اور مساعی سے دریغ نہیں کریں گے۔

نعیم الباری (عربی)
بخاری شریف کی کتاب الجہاد والمغازی اور ... کی شرح
از مولانا محمد حسن جان صاحب سابق استاذ دارالعلوم حقانیہ
مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان

© rasailojaraid.com